قسط نمبر ۳

موجودہ دور میں فحاشی کا تدارک کیسے اور کیونکر ممکن ہے

تحریر:- حافظ عبدالحمید سلفی

اسلام بلا اجازت گھر میں داخل ہونے کی بھی اجازت نہیں دیتا

ارشاد ربانی ہے:

یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا و تسلموا علی اھلہا ذلکم خیر لکم لعلکم تذکرون۔ فان لم تجدوا فیہا احد فلا تدخلوھا حتی یوذن لکم وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکی لکم۔ (النور ۲۷۔۲۸)

ایمان والو! دوسرے کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک ان سے مانوس نہ ہو جاؤ اور ان سے اجازت نہ لے لو اور انہیں سلام نہ کہ لو۔ یہ طریقہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے۔ پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو اندر مت جاؤ جب تک تمہیں اجازت نہ مل جائے۔ اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس لوٹ جاؤ۔ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔

اسی آیت کو ارشاد نبوی کی روشنی میں دیکھئے۔

عن سہل بن سعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الاستعذا ن من اجل البصر۔ (رواہ البخاری' ریاض الصالحین ۱/۴۴۹)

اسلام نے جہاں بے حیائی اور فحاشی کو روکنے کیلئے اخروی سزائیں رکھیں ہیں۔ وہاں معاشرے کو پاکیزہ رکھنے کے لئے دنیاوی سزائیں بھی مقرر کی ہیں۔ جنہیں حدود و تعزیرات کہا جاتا ہے۔

فرمایا اجازت اس لئے رکھی گئی تاکہ نظر سے حفاظت رہے اور پھر فرمایا کہ اگر نگاہ اندر داخل ہو گئی تو پھر خود داخل ہونے کیلئے اجازت مانگنے کا کیا فائدہ؟

اذا دخل البصر فلا اذن۔ (تفہیم القرآن ۳/۳۷۷)

یہاں تک سختی کی گئی کہ روایت ابی داؤد کا مفہوم ہے کہ اگر کوئی تیرے گھر میں جھانکے تو پتھر مار کر آنکھ ضائع کر دے۔ تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔

بلا اجازت خط پڑھنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔ مبادا خط کا پتہ پڑھ کر گھر والوں سے ناجائز مراسم کی راہ کھل آئے۔ فرمایا:

من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ فانما ینظر فی النار۔ (تفہیم القرآن)

"بلا اجازت کسی کے خط کو دیکھنا جہنم کی آگ میں دیکھنے کی طرح ہے۔"

اپنے گھر میں بھی بلا اجازت داخل ہونا درست نہیں۔

یاایہا الذین امنو لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث مرات من قبل صلوۃ الفجر و حین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ ومن بعد صلوۃ العشاء۔ (سورۃ النور ۵۸)

"اے ایمان والو! لازم ہے کہ تمہارے مملوک اور تمہارے وہ بچے جو ابھی عقل کی حد کو نہیں پہنچے' تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے

جو شخص گانیوالی لونڈی کی مجلس میں گانا سننے بیٹھ گیا قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ (فرمان نبویؐ)

اوردوپہر کو جب تک کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد ان کے اوقات کے علاوہ بلا اجازت داخل ہونا درست ہے کیونکہ بار بار اجازت لینے میں حرج ہوگا۔"

واذا بلغ الاطفال منكم الحلم فليستاذنوا كما استاذن الذين من قبلهم۔ (النور ۵۹)

"اور جب بچے حد عقل کو پہنچ جائیں تو چاہئے کہ اسی طرح اجازت لے کر آیا کریں جیسے ان کے بڑے اجازت لیتے رہے ہیں۔"

جب اپنے گھر میں بلا اجازت داخلہ ممنوع ہے تو کلبوں میں تماشاگاہوں میں رقص گاہوں میں، تفریح گاہوں میں مردوں کا جانا کیسا ہوگا اور بے حیائی کے لبادہ میں عورتوں کے جانے کا کیا حکم ہوگا؟

آلات موسیقی کی خرید و فروخت اور ان کا سماع

ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم و يتخذها هزوا اولئك لهم عذاب مهين۔ (لقمان ۶)

"اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کرلاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستہ سے بغیر علم کے بھٹکادے اور اس راستہ کی دعوت کو مذاق میں اڑادے۔ ایسے لوگوں کیلئے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے۔"

لہو الحدیث سے مراد حضرت ابن عباس اور ابن مسعودؓ کے نزدیک "گانا" ہے۔ ابن مسعودؓ سے تین مرتبہ پوچھا گیا تو انہوں نے قسم کھاکر فرمایا کہ لہو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے بھی یہی مراد لیا ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے۔

و استفزز من استطعت منهم بصوتك۔

"ان میں سے جسے بھی تو بھکا سکے اپنی آواز کیساتھ بھکالے۔"

وصوته كل داع يدعو الى معصيته الله ۔عن ابن عباس و مجاهد الغناء والمزامير و اللهو ۔ (تفسیر قرطبی ۷/۳۶)

یہ دونوں روایتیں ابن جبر اور قرطبی نے اپنی تفاسیر میں بیان کی ہیں۔ (ابو امامہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو لونڈیاں گانا بجانا کرتی ہوں ان کی خرید و فروخت اور ان کی گانے بجانے کی تعلیم دینا حرام ہے۔ ان کی تجارت و قیمت میں بھلائی نہیں' قیمت بھی حرام ہے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص گانے والی لونڈی کی مجلس میں گانا سننے بیٹھ گیا۔ قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

شراب انسان کی عقل پر پردہ ڈال کر اسے بے حیائی کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ اس لئے اسلام نے اس پر بھی قدغن لگائی اور شرابی کے لئے سزا تجویز کی ہے۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ ہر وہ آواز جو اللہ کی نافرمانی کی طرف لیجائے اسی سلسلہ کی چند احادیث ملاحظ ہوں۔

عن ابى امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا القينات ولا تشتروهن ولا تعلموهن ولا خير فى تجارة فيهن وثمنهن حرام۔ (رواہ الترمذی)

عن انس بن مالك قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من جلس الى قينة يسمع منها صب فى اذنيه الانك يوم القيامة۔ (تفسیر ابن جریر ۱۰/۳۹، تفسیر قرطبی ۷/۳۶)

عن على رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت بكسر المزامير۔ و عن ابن عباسؓ ان النبى صلى الله عليه وسلم قال بعثت بهدم المزامير والطبل۔ (ايضاً)

وروى الترمذى من حديث علیؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فعلت امتى خمس عشرة خصلة حل بها البلاء۔ فذكر منها اذا اتخذت القينات والمعازف۔ (تفسیر قرطبی ج ۷ ص ۳۷)

حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے آلات موسیقی توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے رب نے ڈھول باجے ختم کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ امام ترمذی نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں گی تو وہ مصائب و آلام کا شکار ہو جائیگی۔ ایک خصلت ان میں سے یہ ہے کہ گانا سنانے والی عورتوں سے گانا سننے لگیں گے اور آلات موسیقی سننا شروع کر دیں گے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ فحاشی و عریانی اور بیہودگی یہ بھی ہے کہ اسلام کے دعویدار اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کو پس پشت ڈال کر کنجر اور کنجریوں کی محفلیں آباد کرنا شروع کر دیں۔ گھروں میں گانا بجانا' شادی خانوں میں رقص و سرور' سفر میں یہی لعنت' گاڑیوں میں بے حیائی سے لبریز فلمیں' یہ مسلمان ہیں۔ اسی وجہ سے امن و سکونِ قلب اٹھ گیا اور یہ امت مصائب و آلام میں گھر کر رہ گئی۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ (الرعد ۲۸)

"روح اور دلوں کا سکون اللہ کی یاد سے وابستہ ہے۔"

جبکہ مغربی ثقافت تعلیم دیتی ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے۔ اسلام نے جن چیزوں کی خرید و فروخت حرام کر دی۔ ہم لاکھوں روپیہ خرچ کر کے اپنی چیزوں سے اپنے گھر سجاتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا گیا:

"یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تمہارے دشمن ہیں۔" (المائدہ ۵۱)

تمہارے معیشت' تعلیم' نظام' معاشرت سب تباہ کر دیں گے۔

اسلامی حدود و تعزیرات اور فحاشی کی روک تھام

اسلام نے بے حیائی اور فحاشی سے روکنے کے لئے جہاں اخروی سزائیں متعین کی ہیں۔ وہیں معاشرہ کو پاکیزہ رکھنے کے لئے دنیوی سزائیں بھی مقرر کی ہیں۔ جنہیں حدود و تعزیرات کہا جاتا ہے۔ ان سزاؤں کے نفاذ میں سختی سے عدل و انصاف کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

لا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر۔ (النور ۲)

"اور اللہ کے دین کے معاملے میں ان پر ترس کھانے کا جذبہ تمہیں دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔"

> **مجھے اندیشہ ہے کہ زمانہ گزرنے کے ساتھ لوگ کہنے لگ جائیں کہ سنگسار کا حکم ہم کتاب اللہ میں تو نہیں پاتے۔ پس وہ اللہ اور اس کے فریضہ کو ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے۔ خبردار سنگسار کرنے کا حکم اس زانی پر جو شادی شدہ ہے برحق ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ**

سورۃ محمد کی آخری آیات میں ارشاد ہوا کہ اگر تم رب تعالیٰ کے قوانین کا لحاظ نہیں رکھو گے تو پھر وہ تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئیگا۔

اس کے ساتھ ہی مشفقانہ انداز میں فرمایا گیا:

ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم۔ (النساء [illegible])

"اگر تم شکر گزار اور خالص ایماندار بن جاؤ تو پھر اللہ کو تمہیں عذاب دینے کی کیا ضرورت ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ (البقرہ ۱۵۸)

"اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ چاہتے ہیں تنگی نہیں چاہتے۔"

اس قسم کی متعدد آیات میں حدود و تعزیرات کے نفاذ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

غیر شادی شدہ زناکار کی سزا

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ۔ (النور ۲)

"زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں کو ایک ایک سو کوڑے لگائے جائیں۔"

شادی شدہ زناکار کی سزا

عن عمر قال ان اللہ بعث محمداً بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان مما انزل اللہ آیۃ الرجم فرجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رجمنا بعدہ؛ رجم فی کتاب اللہ حق علی من زنی اذا احصن من الرجال

والنساء اذا قامت البينة اوكان الحمل اوالاعتراف۔ (رواہ البخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص ۳۰۹)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کیساتھ بھیجا اور آپ پر کتاب نازل کی۔ پھر اللہ نے آیت رجم (سنگساری) اتاری۔ آپ نے یہ سزا جاری کی اور یہ سزا حق ہے اس شخص کے لئے جو شادی شدہ ہو اور زنا میں مبتلا ہو جائے خواہ مرد ہو یا عورت۔ یہ حد اس وقت جاری ہو گی جب گواہ قائم ہو جائیں یا حمل ظاہر ہو جائے یا اعتراف پایا جائے۔''

ترمذی میں یہ الفاظ ہیں:

و انی خائف ان يطول بالناس زمانٌ فيقول قائل لا نجد الرجم فی كتاب الله فيضلوا بترك فريضة انزلها الله الا و ان الرجم حق على من زنى اذا احصن۔ (ترمذی ج ۱، ص ۲۶۴)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ زمانہ گزرنے کے ساتھ لوگ کہنے لگ جائیں کہ سنگسار کا حکم ہم تو کتاب اللہ میں نہیں پاتے۔ پس وہ اللہ کے اس فریضہ کو ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے۔ خبردار سنگسار کرنے کا حکم برحق ہے اس زانی پر جو شادی شدہ ہو۔''

روایت بخاری ہے:

عن علی رضی الله عنه حين رجم المراة يوم الجمعة و قال قد رجمتها بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (رواہ البخاری، فتح الباری ج ۱۲، ص ۹۹)

''حضرت علیؓ نے جمعہ کے دن جب ایک عورت کو سنگساری کی سزا دی تو فرمایا میں نے سنت کے مطابق اسے یہ سزا دی ہے۔''

تمام کتب حدیث میں سنگساری کی یہ سزا موجود ہے۔

شرابی کی سزا

شراب انسان کی عقل پر پردہ ڈال کر اسے بے حیائی کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ اس لئے اسلام نے اس پر بھی قدغن لگائی اور شرابی کے لئے بھی سزا تجویز کی گئی۔ بعض روایات میں سزا چالیس کوڑے بیان کی گئی ہے اور بعض نے اسی (۸۰) کوڑے نقل کئے ہیں اور اگر اس کے باوجود وہ باز نہیں آتا تو پھر اسے قتل کر دیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کے مشورے سے اسی (۸۰) کوڑوں کی سزا جاری فرمائی تھی اور امام بخاریؒ نے وہ روایت بایں الفاظ نقل کی ہے:

حتى اذا عتوا و فسقوا جلد ثمانين۔ (فتح الباری ج ۱۲، ص ۵۶)

''کہ جب لوگ نافرمان اور سرکش ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے اسی (۸۰) کوڑوں کی سزا مقرر فرمائی۔ دور رسالت، دور صدیقی اور دور فاروقی میں ابتداً چالیس کوڑے تھے۔ لہٰذا تمام روایات کی روشنی میں قاضی کو اختیار ہو گا کہ تینوں میں سے جو چاہے اختیار کرے۔

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے سزا کا تصور یہی سامنے آتا ہے کہ ان سے مقصود مسلمان کو خالص مسلمان بنانا ہے اور معاشرہ کو امن و آشتی کا گہوارہ بناتے ہوئے فتنہ و فساد کو جڑ سے ختم کرنا ہے۔ اگر آج بھی اسلامی سزاؤں کا نفاذ ہو جائے اور برسر عام چور کا ہاتھ کاٹا جائے، زانی کو سنگسار کیا جائے تو کس کی جرات ہو گی کہ پھر ان جرائم کا مرتکب ہو۔ جرائم کی بیخ کنی کے لئے صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے حدود و تعزیرات کا نفاذ۔

بے حیائی اور فحاشی پھیلانے والی عورتوں کے لئے جہنم کی وعید

اسلام نے کس شدت اور سختی کیساتھ فحاشی اور بے حیائی کا سدباب کیا ہے۔ ذیل کی حدیث سے اندازہ کیجئے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر ليضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مائلات رئوسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها و ان ريحها ليوجد من مسيرة كذا و كذا۔ (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۳۲۴)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو قسم کے جہنمیوں کو

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی، لگوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

میں نے نہیں دیکھا۔ ایک وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ظلماً ماریں گے۔ دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی' کندھوں کو مٹکا کر تکبر کے ساتھ چلیں گے اوان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے۔ وہ جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ جنت کی خوشبو پا سکیں گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو دور دور تک ہو گی۔''

مشکل الفاظ کی تشریح

علامہ نوویؒ نے تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

کاسیات: نعمت خداوندی کا لباس پہنے ہوئے۔

عاریات: اس کے شکر سے عاری ہوں گی۔ کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے حسن کو ظاہر کرنے کے لئے جسم کا بعض حصہ ڈھانپیں گی اور بعض ننگا رکھیں گی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اتنا باریک کپڑا پہنے ہوئے ہوں گی کہ جو بدن کے رنگ کو بھی نمایاں کرے گا۔

مائلات: اطاعت خداوندی اور جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس سے منہ موڑنے والی ہوں گی۔

ممیلات: دوسروں کو اپنے برے اعمال بتانے والی' مٹک مٹک کر چلنے والی' مائلات' بالوں کو اس طرح سنوارنے والی کہ باعث کشش ہو جائیں اور یہ زانیہ کا انداز ہے۔ ممیلات' دوسری عورتوں کے بال بھی اسی طرح سنوارے۔

روسھن کا مسخة البخت: دوپٹہ وغیرہ باندھ کر اپنا سر بڑا کیا ہو گا۔ (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۳۲۴)

عورتوں کیلئے ہدایات نبیؐ

عن ابن عباس رضی الله عنہما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یخلون احدکم بامراۃ الا مع ذی محرم۔(متفق علیہ)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ جائے البتہ یہ کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔''

عن اسماء رضی الله عنہا ان امراۃ سالت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان ابنتی اصابتہا الحسبة فتمرق شعرها و انی زوجتہا افاصل فیه فقال لعن الله الواصلة والموصولة۔(متفق علیہ)

''حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری بیٹی کو خسرہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے بال گر گئے ہیں میں نے اس کا نکاح کیا ہے ۔ تو کیا میں مصنوعی بال ملا سکتی ہوں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

عن ابن عمر رضی الله عنہما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الواصلة والمستو صلة والواشمة والمستو شمة۔(متفق علیہ)

''حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی' لگوانے والی' گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

''عن ابن مسعود رضی الله عنه قال لعن الله الواشمات و المستوشمات و المتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق الله۔ فقالت له امراۃ فی ذلک فقال و مالی لا العن من لعنه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی کتاب الله قال الله تعالی ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنه فانتہوا۔ (متفق علیہ)

''حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ نے گودنے والی' گدوانے والی' ابرو کے بال اکھڑوانے والی اور حسن کے لئے دانتوں کو باریک کرنیوالی اور فطرت الٰہی کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ ایک عورت نے اس بارے میں ان سے گفتگو کی تو آپ نے فرمایا میں اس پر لعنت کیوں نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے۔ درحقیقت یہ لعنت کتاب اللہ کا فیصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ تمہیں اللہ کا رسول دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز آ جاؤ۔''

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تباشر المراۃ المرأۃ فتصفہا لزوجہا کانه ینظر الیہا۔(متفق علیہ)

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ کوئی عورت کسی عورت سے ننگے جسم نہ ملے کہ پھر اس عورت کے محاسن اپنے خاوند کے سامنے بیان کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔"

ان احادیث میں عورتوں کو ہر اس فعل سے منع کیا گیا ہے جو انہیں بے حیائی اور فحاشی تک لے جائے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسلام نے کس شدت کیساتھ فحاشی کا ہر راستہ مسدود کیا ہے۔

خلاصہ کلام

موجودہ دور میں فحاشی کا تدارک صرف اور صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ:

☆ ا۔ پورے ملک میں اسلامی تعلیمات کا جال بچھادیا جائے۔

☆ ب۔ مخلوط تعلیم تک کا تصور ختم کر دیا جائے اور تعلیمی اداروں کی نگرانی اسلامی حکومت خود کرے۔

☆ ج۔ پردے کا خاص اہتمام کیا جائے۔

☆ د۔ اسلامی حدود کا قیام اولین صورت میں کیا جائے۔

☆ ھ۔ طبی مراکز کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جائے۔

☆ و۔ ہوائی سفروں اور ہوٹلوں نیز دفاتر سے نوخیز لڑکیوں کو بے دخل کیا جائے۔

☆ ن۔ لوگوں کے دلوں میں خوف خدا، اطاعت رسول ﷺ کا جذبہ پیدا کیا جائے تاکہ وہ اسلامی تعلیمات کو مذہبی فریضہ کے طور پر اپنائیں نہ کہ سزا اور حدود کے ڈر سے۔

یہ تمام اقدامات قرآن وحدیث کے درج شدہ احکامات و ہدایات کی روشنی میں ضروری ہیں۔ انہی پر عمل پیرا ہو کر ہی فحاشی کے تمام ذرائع بے پردگی، عریانی، اختلاط رجال، فلموں اور ڈراموں میں فحاشی کا سدباب، رقص و سرور کی محافل، زناکاری، لواطت اور بدکاری کے تمام دروازے بند کئے جاسکتے ہیں اور مسلمانوں کو عظمت رفتہ واپس مل سکتی ہے۔ اطمینان قلب، امن و آشتی، معاشرہ کا حصہ اور جزو لازم بن سکتا ہے۔ بصورت دیگر یہ امت مرحومہ مزید ذلت ورسوائی کا شکار ہوتے ہوئے قعر مذلت میں گرتی چلی جائیگی۔ اس کا پرسان حال نہ دنیا میں کوئی ہوگا اور نہ روز قیامت خدا کے دربار ناکامی ونامرادی سے اسے کوئی بچا سکے گا۔

اللہ تعالیٰ اسلامی تعلیمات پر من حیث القوم عمل پیرا ہوکر دنیا و آخرت میں سرفراز فرمائیں۔ (آمین)

ماہنامہ ترجمان الحدیث ملنے کا پتہ

جہلم۔ محمد آصف بن محمد یعقوب صاحب، محلہ شاہی جامع مسجد مکان نمبر 127۔ سرائے عالمگیر۔ جہلم

کراچی۔ امین مصطفیٰ صاحب، مکان نمبر R-321 سیکٹر نمبر 14/B، شادمان ٹاؤن نمبر 1، نارتھ کراچی

سرگودھا۔ محمد عمران بن عبدالستار صاحب، جامعہ رحمانیہ شربت چوک بلاک نمبر 19، سرگودھا

ہری پور ہزارہ۔ قاضی ظہور السلام قریشی صاحب۔ قریشی جنرل سٹور، مین بازار کوٹ نجیب اللہ ہری پور ہزارہ

نوشہرہ۔ مولانا محمد یونس ساجد صاحب، خطیب ومدرس مدرسہ دارالقرآن والحدیث ٹھریا روڈ ضلع نوشہرہ فیروز سندھ

عبدالحکیم۔ مولانا زبیر احمد ظہیر صاحب، سلفیہ نیوز ایجنسی تلمبہ روڈ عبدالحکیم

گوجرانوالہ۔ مولانا محمد شعیب ساجد صاحب، جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

میہ سلطان پور۔ محمد یعقوب صاحب، صوفی سینیٹری سٹور قطب پور روڈ نزد اقصیٰ مسجد میہ سلطان ضلع وہاڑی

میہ سلطان پور۔ صوفی خورشید صاحب، سینیٹری سٹور، قطب پور روڈ، میہ سلطان پور ضلع وہاڑی

شیخوپورہ۔ جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث منڈی فیض آباد، ضلع شیخوپورہ تحصیل ننکانہ

تاندلیانوالہ۔ ملک عتیق الرحمان طاہر صاحب، انارکلی بازار سبحان اللہ ٹیلرنگ میٹریل سٹور تاندلیانوالہ

ایبٹ آباد۔ قاری محمد مشتاق صاحب، قاری عبدالمجید صاحب، مرکزی جامع مسجد اہلحدیث گنج قدیم ابوذر سٹریٹ، ایبٹ آباد

بھکر۔ خالد کریانہ سٹور محمدی روڈ، بھکر

سیالکوٹ۔ مولانا ثناء اللہ صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث بھوپال والا ڈاک خانہ خاص، تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ۔

رحیم یار خان۔ محمد ریاض بٹ، بٹ الیکٹرک سٹور، نئی عیدگاہ روڈ، رحیم یار خان

گڑھا موڑ۔ عبدالشکور شاکر صاحب، سینیٹری سٹور ملتان روڈ گڑھا موڑ۔ ملتان

ستیانہ۔ قاری عامر ضیاء صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر 34 گ۔ب ستیانہ بنگلہ، تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

بہاولپور۔ حافظ محمد انور صاحب، براستہ نور پور، نورنگہ، ڈاک خانہ خاص، چک باغ والا، ضلع بہاولپور۔